توسیعی خطبہ "پاکستان میں انتخابی قوانین کی قومی تاریخ اوراس میں ترمیمات کا جائزہ"

مؤرخہ ۲۷ر دسمبر ۲۰۱۷ء بروز بدھ کو اسلامی نظریاتی کونسل کے زیر اہتمام ایک توسیعی خطبہ بعنوان "پاکستان میں انتخابی قوانین کی قانونی تاریخ اور ان میں ترمیمات کا جائزہ" کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف جامعات اور دینی مدارس سے تعلق رکھنے والے اساتذہ اور طلباء نے شرکت کی۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے شعبہ لاء وشریعہ کے پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق احمد نے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے ۱۸۵۸ء لے کر ۲۰۱۷ء تک کے انتخابی قوانین کی قانونی تاریخ، اس تمام عرصہ میں ہونے والے انتخابات کا طائرانہ جائزہ، آئینی ترامیم کے پیش نظر انتخابی نظام پر مرتب ہونے والے اثرات، وقتاً فوقتاً انتخابات کے لیے بننے والے قوانین کا تعارف، لوکل باڈیز اور لوکل گورنمنٹ کے نظام، وفاقی اور پارلیمانی طرز حکومت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

ڈاکٹر محمد مشتاق احمد نے انتخابات قانون، ۲۰۱۷ء کا تفصیلی تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ یہ ختم نبوت والے حساس مسئلہ کے علاوہ دیگر متعدد خصوصیات کا حامل ہے اور اس کے ذریعے متعدد دیگر انتخابی قوانین کو یکجا کر کے اسے ایک جامع قانون کی شکل دے دی گئی ہے۔ ختم نبوت کے حلف نامے کے معاملے کو دو ترامیم کے ذریعے بطریق احسن حل کر دیا گیا ہے اور اب اس حوالے سے مزید بحث کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس قانون میں مزید امور پر بحث کی جائے اور دیگر امور کی طرف بھی رہنمائی کی جائے۔ آخر میں ڈاکٹر مشتاق صاحب نے حاضرین کے متعدد علمی و قانونی سوالات کے جوابات دیئے اور اسلامی نظریاتی کونسل کے کردار کو سراہا۔ نیز اس بات پر زور دیا کہ پارلیمنٹ کو آئینی تقاضے کے مطابق کونسل کی سفارشات کو مجالس قانون میں زیر بحث لانا چاہیے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر قبلہ ایاز نے اپنے اختتامی کلمات میں شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جمہوریت ہی آج کے دور میں ترقی کے لیے بہترین نظام ہے اور دنیا کے مزاج اور شعور نے اسی کو تاحال قبول کر لیا ہے۔ غیر جمہوری اور غیر آئینی طریقے عوامی مشکلات اور سیاسی عدم استحکام کا باعث بنتے ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل قانون سازی کے ساتھ معاشرے کے ساتھ بھی اپنے روابط مضبوط کرنا چاہتی ہے اور پارلیمانی نمائندگان کے ساتھ لابنگ اور تعامل کے ذریعے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی ہے۔